غزل

وہ جدا موت کا تن سے سر کر گیا
کون کہتا ہے وہ سولی پر مر گیا

جل رہا تھا گناہوں کی میں آگ میں
روح کو میری چھو کر وہ تر کر گیا

جن کا کوئی جہاں میں نہ تھا آسرا
زندگی ان کی بھی وہ امر کر گیا

در پہ اس کے ہوا ہے جو بھی سرنگوں
اپنا دامن سدا ہی وہ بھر کر گیا

میں نے ایماں سے جب ہے پکارا اسے
تب سے دل میں مرے ہے وہ گھر کر گیا